صحابہ کرام کی عظمت حدیث رسول کی روشنی میں

جس کثرت وشدت اور تواتر و تسلسل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب ان کے مزایاو خصوصیات اوران کے اندرونی اوصاف وکمالات کو بیان فرمایااس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے علم میں یہ بات لاناچاہتے تھے کہ انہیں عام افراد اُمت پر قیاس کرنے کی غلطی نہ کی جائے۔ان حضرات کا تعلق چوں کہ براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے ہے،اس لیے ان کی محبت عین محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اوران سے بغض،بغض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شعبہ ہے۔ان کے حق میں ادنی لب کشائی نا قابل معافی جرم ہے۔چنانچہ ارشاد ہے:

"اللہ اللہ فی أصحابي. اللہ اللہ فی أصحابي لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن أحبھم فبحبي أحبھم ومن أبغضھم فببغضی أبغضھم ومن آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشک أن یأخذہ۔"(ترمذی)

ترجمہ:"اللہ سے ڈرو۔اللہ سے ڈرو میرے صحابہؓ کے معاملہ میں،مکرر کہتاہوں،اللہ سے ڈرو۔اللہ سے ڈرو،میرے صحابہؓ کے معاملہ میں،ان کو میرے بعد ہدف تنقید نہ بنانا۔کیوں کہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی بناپر،اور جس نے ان سے بغض رکھاتو مجھ سے بغض کی بناپر،جس نے ان کو ایذادی اس نے مجھے ایذادی اور جس نے مجھے ایذادی اس نے اللہ کو ایذادی۔اور جس نے اللہ کو ایذادی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑلے۔"

اُمت کو اس بات سے بھی آگاہ فرمایا گیا کہ تم میں سے اعلیٰ سے اعلیٰ فرد کی بڑی سے بڑی نیکی کسی ادنی سے ادنی صحابی کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔اس لیے ان پر زبان تشنیع دراز کرنے کا حق اُمت کے کسی فرد کو حاصل نہیں۔چنانچہ ارشاد ہے:

"لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدکم أنفق مثل أحد ذھبا ما بلغ مد أحدھم ولا نصیفہ ."

(بخاری ومسلم)

ترجمہ:"میرے صحابہ کو برابھلانہ کہو(کیوں کہ تمہاراوزن ان کے مقابلہ میں اتنا بھی نہیں جتنا پہاڑ کے مقابلہ میں ایک تنکے کا ہوسکتاہے چنانچہ)تم میں سے ایک شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کردے تو ان کے ایک سیر جو کو نہیں پہنچ سکتا،ارنہ اس کے عشر عشیر کو۔"

مقامِ صحابہ کی نزاکت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ امت کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ ان کی عیب جوئی کرنے والوں کو نہ صرف ملعون و مردود سمجھیں بلکہ برملا اس کا اظہار کریں۔ فرمایا:

(إذا رأیتم الذین یسبون أصحابي فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم." (ترمذی "

ترجمہ: "جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں اور انہیں ہدف تنقید بناتے ہیں تو ان سے کہو تم میں "۔ (سے (یعنی صحابہ اور ناقدین صحابہ میں سے) جو برا ہے اس پر اللہ کی لعنت۔ (ظاہر ہے کہ صحابہ؄ کو برا بھلا کہنے والا ہی بد تر ہو گا

آج سے تیئس سال پہلے اس ناکارہ نے مؤخر الذکر حدیث کے چند فوائد ماہنامہ بینات محرم الحرام ھ میں ذکر کئے تھے۔ بتصرف یسیر ان فوائد کو یہاں نقل کرتا ہوں:

------ حدیث میں "سبّ" سے بازاری گالیاں دینا مراد نہیں، بلکہ ہر ایسا تنقیدی کلمہ مراد ہے جو ان حضرات کے استخفاف یں کہا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ؆ پر تنقید اور نکتہ چینی جائز نہیں، بلکہ وہ قائل کے ملعون و مطرود ہونے کی دلیل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو اس سے ایذا ہوتی ہے۔ (وقد صرح بہ بقولہ فمن اذاہم فقد ------ آذنی) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو ایذا دینے میں حبط اعمال کا خطرہ ہے۔ لقولہ تعالیٰ: ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون لہٰذا سبِّ صحابہ؆ میں سلب ایمان کا اندیشہ ہے۔

(صحابہ کرام؄ کی مدافعت کرنا اور ناقدین کو جواب دینا ملت اسلامیہ کا فرض ہے۔ (فان الامر للوجوب ------

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ناقدین صحابہ؄ کو ایک ایک بات کا تفصیلی جواب دیا جائے ------ کیوں کہ اس سے جواب اور جواب الجواب کا ایک غیر مختتم سلسلہ چل نکلے گا، بلکہ یہ تلقین فرمائی کہ انہیں بس اصولی اور فیصلہ کن جواب دیا جائے اور وہ ہے: لعنۃ اللہ علی شرکم

شرکم" کے لفظ میں دو احتمال ہیں، ایک یہ "شر" مصدر مضاف ہے فاعل کی طرف، اس صورت میں " ------ معنی یہ ہوں گے کہ تمہارے پھیلائے ہوئے شر پر اللہ کی لعنت! دوسرا احتمال یہ ہے کہ "شرکم" اسم تفضیل کا صیغہ ہے، جو مشاکلت کے طور پر استعمال ہوا ہے اس صورت یں مطلب یہ ہو گا کہ "تم میں سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو بھی بد تر ہو، اس پر اللہ کی لعنت ۔" اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقدین صحابہ؆ کے لیے ایسا کنایہ استعمال فرمایا ہے کہ اگر وہ اس پر غور کریں تو ہمیشہ کے لیے تنقید صحابہ؆ کے روگ کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اتنی بات تو بالکل کھلی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیسے ہی ہوں

مگر تم سے تو اچھے ہی ہوں گے۔ تم ہوا پر اڑ لو، آسمان پر پہنچ جاؤ، سو بار مر کر جی لو۔ مگر تم سے صحابی تو نہیں بنا جا سکے تھا، آخر تم وہ آنکھ کہاں سے لاؤ گے جس نے جمال جہاں آرائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار کیا؟ وہ کان کہاں سے لاؤ گے جو کلمات نبوت سے مشرف ہوئے؟ ہاں! تم وہ دل کہاں سے لاؤ گے جو انفاس مسیحائی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے زندہ ہوئے؟ وہ دماغ کہاں سے لاؤ گے جو انوار قدس سے منور ہوئے؟ تم وہ ہاتھ کہاں سے لاؤ گے جو ایک بار بشرۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مس ہوئے اور ساری عمر ان کی بوئے عنبریں نہیں گئی؟ تم وہ پاؤں کہاں سے لاؤ گے جو معیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں آبلہ پا ہوئے؟ تم وہ زمان کہاں سے لاؤ گے جب آسمان زمین پر اتر آیا تھا۔؟ تم وہ مکان کہاں سے لاؤ گے جہاں کونین کی سیادت جلوہ آرا تھی؟ تم وہ محفل کہاں سے لاؤ گے جہاں سعادت دارین کی شراب طہور کے جام بھر بھر کے دیئے جاتے اور تشنہ کامان محبت، "ہل من مزید" کا نعرہ مستانہ لگا رہے تھے؟ تم وہ منظر کہاں سے لاؤ گے، جو کانی اری اللہ عیانا کا کیف پیدا کرتا تھا؟ تم وہ مجلس کہاں سے لاؤ گے جہاں کانما علی رؤسنا الطیر کا سماں بندھ جاتا تھا؟ تم وہ صدر نشین تخت رسالت کہاں سے لاؤ گے، جس کی طرف ھذا الابیض المتکی سے اشارے کیے جاتے تھے؟ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم وہ شمیم عنبر کہاں سے لاؤ گے جس کے ایک جھونکے سے مدینہ کے گلی کوچے معطر ہو جاتے تھے؟ تم وہ محبت کہاں سے لاؤ گے جو دیدار محبوب میں خواب نیم شبی کو حرام کر دیتی تھی؟ تم وہ ایمان کہاں سے لاؤ گے جو ساری دنیا کو تج کر حاصل کیا جاتا تھا؟ تم وہ اعمال کہاں سے لاؤ گے جو پیمانہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے ناپ ناپ کر ادا کیے جاتے تھے؟ تم وہ اخلاق کہاں سے لاؤ گے جو آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے رکھ کر سنوارے جاتے تھے؟ تم وہ رنگ کہاں سے لاؤ گے جو "صبغۃ اللہ" کی بھٹی میں دیا جاتا تھا؟ تم وہ ادائیں کہاں سے لاؤ گے جو دیکھنے والوں کو نیم بسمل بنا دیتی تھیں؟ تم وہ نماز کہاں سے لاؤ گے جس کے امام نبیوں کے امام تھے؟ تم قدوسیوں کی وہ جماعت کیسے بن سکو گے جس کے سردار رسولوں کے سردار تھے؟ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میرے صحابہ کو لاکھ برا کہو، مگر اپنے ضمیر کا دامن جھنجھوڑ کر بتاؤ! اگر ان تمام سعادتوں کے بعد بھی (نعوذ باللہ) میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) برے ہیں تو کیا تم ان سے بد تر نہیں ہو؟ اگر وہ تنقید و ملامت کے مستحق ہیں تو کیا تم لعنت و غضب کے مستحق نہیں ہو؟ اگر تم میں انصاف و حیا کی کوئی رمق باقی ہے تو اپنے گریبان میں جھانکو اور میرے صحابہ کے بارے میں زبان بند کرو۔

؎ علامہ طیبیؒ نے اسی حدیث کی شرح میں حضرت حسانؓ کا ایک عجیب شعر نقل کیا ہے

اتھجوہ ولست لہ بکفوئ فشر کما لخیر کما فداء

ترجمہ: "کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا ہے جبکہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کا نہیں ہے؟ پس تم دونوں میں "کا بد تر تمہارے بہتر پر قربان۔

حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تنقید صحابہؓ کا منشا ناقد کا نفسیاتی شر اور خبث و تکبر ہے۔آپ جب کسی ------
شخص کے طرز عمل پر تنقید کرتے ہیں تو اس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ کسی صفت میں وہ آپ کے نزدیک خود آپ کی اپنی ذات سے فروتر اور گھٹیا ہے۔اب جب کوئی شخص کسی صحابیؓ کے بارے میں مثلاً یہ کہے گا کہ اس نے عدل و انصاف کے تقاضوں کو کما حقہ ادا نہیں کیا تھا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اگر اس صحابیؓ کی جگہ یہ صاحب ہوتے تو عدل و انصاف کے تقاضوں کو زیادہ بہتر ادا کرتے، گویا ان میں صحابیؓ سے بڑھ کر صفت عدل موجود ہے۔یہ ہے تکبر کا وہ "شر" اور نفس کا وہ "خبث" جو تنقید صحابہؓ پر اُبھارتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی "شر" کی اصلاح اس حدیث میں فرمانا چاہتے ہیں۔

حدیث میں بحث و مجادلہ کا ادب بھی بتایا گیا ہے۔یعنی خصم کو براہِ راست خطاب کرتے ہوئے یہ نہ کہا ------
جائے کہ تم پر لعنت! بلکہ یوں کہا جائے کہ تم دونوں میں جو برا ہو اس پر لعنت! ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی منصفانہ بات ہے جس پر سب کو متفق ہونا چاہیے۔اس میں کسی کے برہم ہونے کی گنجائش نہیں۔اب رہا یہ قصہ کہ "تم دونوں میں برا" کا مصداق کون ہے؟خود ناقد؟۔ یا جس پر وہ تنقید کرتا ہے؟اس کا فیصلہ کوئی مشکل نہیں۔دونوں کے مجموعی حالات کو سامنے رکھ کر ہر معمولی عقل کا آدمی یہ نتیجہ آسانی سے اخذ کر سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابیؓ برا ہو سکتا ہے یا اس کا خوش فہم ناقد؟

حدیث میں فقولوا کا خطاب امت سے ہے، گویا ناقدین صحابہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت ------
نہیں سمجھتے بلکہ انہیں اُمت کے مقابل فریق کی حیثیت سے کھڑا کرتے ہیں۔اور یہ ناقدین کے لیے شدید وعید ہے جیسا کہ بعض دوسرے معاصی پر "فلیس منا" کی وعید سنائی گئی ہے۔

حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح ناموس شریعت کا اہتمام تھا، ------
اسی طرح ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کی حفاظت کا بھی اہتمام تھا۔کیوں کہ ان ہی پر سارے دین کا مدار ہے۔حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ناقدین صحابہؓ کی جماعت بھی ان "مارقین" سے ہے جن سے جہاد باللسان کا حکم اُمت کو دیا گیا ہے۔یہ مضمون کئی احادیث میں صراحتاً بھی آیا ہے۔واللہ اعلم بالصواب